الصارم الربانی
علی اسراف القادیانی

۱۳۱۵ھ

از

امام العلما سند الفقہا تاج الاتقیا رأس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ

ناشر: رضا اکیڈمی

۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

Scanned with CamScanner

١٣١٥

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ المِنَّۃ

کہ فتوائے لاثانی بیخکن مزخرفات وہذیانات ووساوس
شیطانی قادیانی مدلل بآیات قرآنی واحادیث نبوی

مسمّٰی باسم تاریخی

الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی

١٣١٥ھ

از

امام العلما سندا لفقہا تاج الاتقیا رأس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ اللہ

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ عنہ

شائع کردہ

رضا اکیڈمی

٢٦ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ ٣

Scanned with CamScanner

مختصر تعارف: ــ "اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِی عَلٰی اِسْرَافِ القَادِیَانِی"

از ر عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

تازہ ترین کتاب "دیوبندی شرجموں کا آپریشن" کے علاوہ کم و بیش دو درجن کتابیں نیٹ پر ڈلوا نے کے بعد اب بحمدہ تعالیٰ مرتد قادیانی فرقہ ملعونہ کے رد میں خلف اکبر اعلیحضرت حجۃ الاسلام کا مارکۃ الآراء فتویٰ واٹساپ وغیرہ پر قارئین ملاحظہ کریں ۔

رب کریم نے جس طرح آپ کا چہرہ خوبصورت بنایا تھا اسی طرح ان کا دل بھی عشق بھرا تھا۔ وہ ہر اعتبار سے حسین و جمیل تھے ۔ صورت و سیرت، اخلاق و کردار، گفتار و رفتار، علم و فضل، زہد و تقویٰ سب میں بے مثل و بے نظیر تھے ۔

قادیانی جو خارج از اسلام فرقہ ہے ۔ اس کے کافر و مرتد ہونے میں اہل اسلام کا اتفاق و اجماع ہے ۔ چودھویں صدی میں جہاں دیوبندیت وغیرہ کی فتنے جنم لیے وہیں انگریزوں کا بہت بڑا ایجنٹ' غلام احمد قادیانی کا فتنہ بھی نہایت عظیم تھا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خود کو مسیح موعود بنایا ۔ اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان میں شدید گستاخیاں کیں۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ موت سے پہلے پیچھے کے مقام سے پاخانہ تو آتا ہی تھا، اس کے منہ سے بھی پاخانہ نکلتا تھا ۔ بہر حال علمائے حق نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا اور سرکار اعلیحضرت نے کھل کر اپنے فتاوے و رسالے اس کی تردید میں شائع کئے ۔

اور حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان کو یہ شرف حاصل ہوا کہ غلام احمد قادیانی اور اس کے باطل عقیدوں کی تردید میں جامع طور پر سب سے پہلے ۱۳۱۵ھ میں یہ عظیم اور مدلل کتاب ایک ہفتے کے اندر لکھ ڈالی ۔ جب کہ اس وقت آپ کی عمر صرف ۲۲ سال کی تھی اور اس وقت مرتد قادیانی زندہ تھا ۔ یہ تاریخی اور لاجواب فتویٰ لکھ کر آپ نے قصرِ قادنیت میں زلزلہ برپا کر دیا ۔ اور اس فتویٰ میں آپ نے قرآن عظیم سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذی حیات آسمان پر تشریف لے جانا ثابت کرنے کے بعد ۴۳ احادیث کریمہ سے آپ کا قرب قیامت نزول فرمانا، دجال کو قتل کرنا اور ۴۰ سال تک اس دنیا میں قیام فرمانے کے بعد آپ کی وفات اور عامۃ مسلمین

کا آپ کی نماز جنازہ پڑھنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوے مبارک میں دفن ہونا ثابت کیا ہے —

اس کتاب کے سلسلے میں خود سرکار اعلیٰحضرت تحریر فرماتے ہیں: — "پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا - جس کا مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" مسمیٰ کیا - یہ رسالہ حامیٔ سُنن ماحیٔ فتن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی محمد عبدالوحید صاحب فردوسی حیلن عن الفتن نے اپنے رسالہ "ماہنامہ تحفۂ حنفیہ" میں عظیم آباد (پٹنہ) سے طبع فرمادیا"

حضور حجۃ الاسلام اپنے دور کے علامۂ دہر تھے - انہوں نے دین اسلام کے تحفظ اور اس کی تبلیغ و اشاعت میں تن من، دھن کی بازی لگا دی آپ اپنے والد بزرگوار سرکار اعلیٰحضرت کے تجدیدی خدمات میں ان کے سہیم و شریک رہے اور ان کے وصال پر ملال کے بعد ان کی جانشینی اور سجادگی کی ذمہ داریوں کو آخر وقت تک نبھاتے ہوئے ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ر مئی ۱۹۴۳ء کو ستر سال کی عمر پاکر نماز عشاء کے دوران عین حالت قعود میں کلمات تشہد اور درود و سلام پڑھتے ہوئے رات ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر آپ نے وصال فرمایا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ آپ اپنے نعتیہ کلام میں تحریر فرماتے ہیں:

اسی تمنا میں دم پڑا ہے، یہی سہارا ہے زندگی کا
بلالو مجھ کو مدینے سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا
حضور روضہ ہوا جو حاضر، تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر آنکھ بند، لب پر مرے درود و سلام ہوگا

یہ کتاب ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں رضا اکیڈمی ممبئی نے شائع کیا تھا تقریباً ۲۳ سال کا عرصہ گزر جانے کے باعث اس وقت رسالہ ہذا مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے - اس لیے فقیر قادری کے مشورے سے محب قلبی عرفان رضا بھائی قادری وطن سے کافی دور ممبئی میں رہتے ہوئے اسے نیٹ پر ڈال کر عالم اسلام میں پہونچانے کا کام انجام دیا ہے - رب کریم ان کی اور ہم سب کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور دارین کی سعادتیں عطا فرمائے - آمین ثم آمین

پیش کردہ: — عبدالصمد قادری رضوی - قادری منزل - رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) انڈیا
۱۲ر ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۳ر جون ۲۰۲۳ء
Mob:- 9764135477 — 6204351217

Scanned with CamScanner

سلسلۂ اشاعت ۲۶۵

نام کتاب ــــــــــ الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی ۱۳۱۵ھ

مصنف ــــــــــ شہزادۂ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد حامد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروف ریڈر ــــــــــ مولانا محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

صفحات ــــــــــ اڑسٹھ (۶۸)

تعداد ــــــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)

اشاعت بار چہارم ــــــــــ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

ناشر ــــــــــ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِســــتفتــــاء

مسئلہ: از سرساوہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس ۱۵؍ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ وکعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سرساوہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جسکا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہونگا اور درصورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہیگا اور وہ اپنی راہ پر لے آویگا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہوچکی ہیں اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری ذیحیات جسمانی آسمان پر اوٹھالیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت

Scanned with CamScanner

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کرینگے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نرہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوجائنگے یا اونکو خدا تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنادیگا تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرۂ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہو اسمیں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفيك و فلما توفيتني دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمایئے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوسکی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا تو جروا

فتوےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذين كذبوا بآيٰتنا و استكبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء

الحمد لله الذى خلق عبده وابن امته عيسى بن مريم رسول الله

بکلمة منه و جعله فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعده اسمه احمد وفی الختم ناصرًا لملته امامًامن امته نائباً عنه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و علیه و علیٰ سائر انبیائه و کل محبوب لدیه و علینا بهم الیٰ یوم الدین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین قال الفقیر محمد المدعوبحامد رضا القادری البریلوی غفراللّٰه تعالیٰ له واورده من منا هل المنی کل موردروی •

اللّٰهم هدایة الحق والصواب

الجواب

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس وحفظ جان وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافر ہمیشہ ساعی وسرگرم رہتے ہیں اللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجیے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجیے اورانھیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجیے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہوکر اوڑ جائیگی۔ مخالفین اگر برسرانصاف آئے فہو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائینگے وباللہ التوفیق۔ میں پیش ازجواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللّٰه المعین و به نستعین

Scanned with CamScanner

مقدمۂ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمھیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید و حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیء جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہو مگر ساتھ ہی فرمادیا ومایعقلھا الا العلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اس لیے فرماتا ہے فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرمادے اوس چیز کی جو اون کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف و نکات منتہی نہو نگے۔ ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلۂ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرمادیا کہ اے جاہلو تم کلام علما کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن و للہ الحجۃ البالغۃ و الحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا ازانجملہ فرماتے ہیں۔

لولا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القرآن بقی القرآن علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتہدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالھا و ھکذا الی عصرنا ھذا پس اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوہیں مجمل رہتا اور اگر ائمۂ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوہیں مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اوسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلۂ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیر اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہِ ضلالت میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیأتی ناس یجادلونکم بشبھات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللّٰہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑینگے تم اونھیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں رواہ الدارمی و نصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی

اصول السنة والدار قطنی و الاصبہانی فی الحجة وابن النجار اسی لیے امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الحدیث مضلة الا للفقہاء حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو۔ تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کردکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکیگا۔ گریگا۔ اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادیٔ ضلالت میں پیاسا مریگا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن وحدیث چاہئے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بددین دین خدا کا بدخواہ ہے پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فسئلوا اھل الذکر کا مخالف مستکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس مانزل الیھم کا منکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذالم یعلموا فانما شفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابوداود عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله (صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

کما حرم اللّٰه سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اوسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اوسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی رواہ الائمة احمد والدارمی وابوداود و الترمذی وابن ماجة عن المقدام بن معد یکرب و نحوه عندهم ماخلا الدارمی وعند البیهقی فی الدلائل عن ابی رافع و عند ابی داود عن العرباض بن ساریة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانۂ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے جنھوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کردیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اون کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑھنا۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی روشن حدیثیں انکے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی لیے اپنی بگڑتی بنانیکو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگا لینے کی

گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمھیں قرآن میں شبہہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اوس میں این و آں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق و باطل صاف کھل جائیگا اور ان گمراہوں کا اوڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اوس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کانھم حمر مستنفرة فرت من قسورة اوّل تو حدیثوں ہی کے آگے اونھیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چون وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دینگے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اوسوقت معلوم ہو جایئگا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انھیں لیے پھرتا ہے اور قرآن و حدیث و ائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم یہ نفیس و جلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئیگا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا کیف لا وانه من زواهر جواهر افادات سیدنا الوالدالعلام مقدام المحققین الا علام مدظله العالی الی یوم القیام فی کتابه المستطاب البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة و الحمدللّٰه رب العٰلمین۔

مقدمۂ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں (اول) ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ (دوم) ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو (سوم) ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اوس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل کردے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم و جمہور علما سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ (چہارم) ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نکرے اور ایک مرتبے کی بات کو اوس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد گر فرق مراتب نکنی زندیقی اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتے کہ مرتبۂ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح اون کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن وحدیث میں اللہ عزوجل کے علم واحاطۂ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان وامتناع کی بحث کہیں نہیں

Scanned with CamScanner

پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و الشہادہ ہے کوئی ذرہ اوس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اوسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو اون سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑچڑاپن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانینگے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیر یوں سمجھا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھا دو کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانینگے کہ قرآن کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسامع سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھا دو کہ اونکی رحلت ہو چکی **سلم علیه یوم ولد ویوم یموت** فرمایا ہے **مات یحییٰ** کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ و عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے انتقال وزندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیا ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا **و منهم من لم نقصص عليك** بہت انبیا وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمھارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیا کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے اون کی نبوت معاذاللہ

Scanned with CamScanner

باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہیں موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے اون کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہو گئی اور جنون و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

مقدمۂ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل و مجنون کہلاتا ہے یا مکار پر فنون و ھذا ظاھر جدا.

مقدمۂ رابعہ

جو جس بات کا مدعی ہو اوس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اوسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اوس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اوس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے اون کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائیگا کہ اگر اون کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا اون کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں مونھ ڈال کر الگ بیٹھ۔

Scanned with CamScanner

مقدمۂ خامسہ

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اوس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ج قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ لا قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائیگا اسے اللہ بعد اسکی موت کے سو اوسے موت دی اللہ نے سو برس پھر اوسے زندہ کیا اور فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دو روز میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ ابتک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تاکہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لیے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ اون ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر اونھیں اوٹھاتے۔ پھر اونھیں گوشت پنھاتے ہیں جب یہ سب اوس کے لیے ظاہر ہو گیا۔ (اور اوس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اوس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پنھا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کے بعد رب جل وعلا نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انھوں نے اپنے رب سے

عرض کی مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چار پرند اپنے اوپر ہلالے پھر اونھیں ذبح کر کے متفرق پہاڑوں پر اون کے اجزا رکھدے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کر کے سب خلط ملط کیے اور اس مجموع مخلوط کے حصّے کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انھیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئینگے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اوڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آرہا ہے تو جب پرند چرند مر کر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یا ارمیا علیہما الصلاۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لا کر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ اون کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اوس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود اون کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ اون کے ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات اون کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ اون کا خدا کر سکے اون کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذاللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوّا کبیرا۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِیْلاً مَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۝ اب

Scanned with CamScanner

فقیر غفرلہ المولے القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اوّل: سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا الکریم و علیہ و سائر الانبیاء و بارک و سلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں

مسئلہ اولے یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ اون کے رب جل وعلا نے اونھیں مکر یہود عنود سے صاف سلامت بچاکر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے اون کے دھوکے میں اوسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدۂ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اسکی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

وَبِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ط مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور اونھوں نے نہ اوسے قتل کیا نہ اوسے سولی دی بلکہ اوس کی صورت کا دوسرا بنادیا

گیا اون کے لیے اور بیشک وہ جو اوس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اوس سے شک میں ہیں اونھیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بالیقین اونھوں نے اوسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اوسے اپنی طرف اوٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اوس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ اون پر گواہی دیگا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچر کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اوٹھالیا جائے اور اوسکی صورت کا دوسرا بن جائے اوس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اوس عبداللہ و رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو معاذاللہ اللہ و ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے اونھیں سولی دیدی۔ قتل کیا نہ اون کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا جسے آدمی سولی دیں **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

مسئلۂ ثانیہ: اوس جناب رفعت قباب علیہ الصلاۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اوترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اوس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بدمذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ

Scanned with CamScanner

واجماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اوّل : صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم** کیساحال ہوگا تمھارا جب تم میں ابن مریم نزول کرینگے اور تمھارا امام تمھیں میں سے ہوگا۔ یعنی اوسوقت کی تمھاری خوشی اور تمھارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اوتریں تم میں رہیں تمھارے معین ویاور بنیں اور تمھارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم : نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں اونھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیرو یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احدحتی یکون السجدۃ الواحدۃ خیرامن الدنیا و ما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤاان شئتم وان من اھل الکتٰب الا لیؤ منن بہ قبل موتہ** قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہوکر اوتریں پس صلیب کو توڑدیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کردیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ کوئی لینے والا نہ ملیگا یہانتک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو

Scanned with CamScanner

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب اون پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم: صحیح مسلم میں اونھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ رومی نصاریٰ اعماق یادابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائیگا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہونگے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہونگے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑلینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمھاری طرف گئے (اور مسلمان ہوگئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر اون سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی اونھیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائینگے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہونگے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑینگے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکی ہوگی) فتح کرینگے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہونگے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکادی ہونگی کہ ناگاہ شیطان پکار دیگا کہ تمھارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئینگے دجال نکل آیگا **فبینماھم یعد ون للقتال یسوون الصفوف اذاقیمت الصلاۃ فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم فاذارا ٰہ عدواللہ ذاب کمایذ وب الملح فی الماء فلوترکہ لا نذاب حتی یھلک ولٰکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ** اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے

قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہونگے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائینگے ان کی امامت کرینگے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انھیں دیکھیگا ایسا گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اوسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کریگا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

حدیث چھارم: نیز صحیح مسلم و سنن ابی داود و جامع ترمذی و سنن نسای و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر اٰیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ بن مریم و یاجوج و ماجوج** الحدیث بیشک قیامت نہ آئیگی جبتک تم اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از انجملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم: مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا **یأتی بالشام مدینة بفلسطین بباب لُد فینزل عیسیٰ علیه الصلاة والسلام فیقتله ویمکث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکماً مقسطاً** وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لد کو جائیگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر اسے قتل کرینگے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں

چالیس برس رہیں گے امام عادل وحاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم : نیز مسند و صحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الٰی یوم القیٰمة فینزل عیسٰی بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لاان بعضکم علٰی بعض امیر تکرمة اللّٰه تعالیٰ لهذ ہ الا مة** ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہیگا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اتریںگے امیر المومنین ان سے کہیگا آئیے ہمیں نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے۔نہ۔تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث هفتم : نیز مسند احمد و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داود میں مختصراً حضرت نوّاس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہیگا پہلا دن ایک سال کا ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اسقدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اُسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دیگا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا اون پر قحط ہو جائیگا تہید ست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہیگا اپنے خزانے نکال خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح

اس کے پیچھے ہو لیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کریگا دونوں ٹکڑے ایک نشانۂ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دیگا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا ہنسے گا فبينما هوكذلك اذبعث الله المسيح عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام فينزل عندالمنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرو دتين واضعاكفيه علٰى اجنحة ملكين اذاطأطأ راسه قطرواذارفعه تحد رمنه جمان كاللؤلؤ فلايحل لكافريجد ريح نفسه الامات و نفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ فيقتله دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسٰی بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائینگے دو کپڑے ورس و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائینگے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ اون کے سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور انکا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لُد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون کے زمانے میں یاجوج وماجوج کا نکلنا پھر اوس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہانتک کہ انار اتنے اتنے بڑے پیدا ہونگے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھریگا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائیگی ایک اونٹنی کا دودھ

Scanned with CamScanner

آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہو گا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائیگا۔

حدیث ہشتم: نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **يخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین فیبعث الله عیسی بن مریم فیطلبه فیهلکه** الحدیث دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہریگا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اوسے ڈھونڈھ کر قتل کرینگے۔

حدیث نہم: سنن ابی داود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسی علیه السلام وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل موبوع الی الحمرة والبیاض بین مُمَصَّرتین کأن راسه یقطروان لم یصبه بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یهلك الله فی زمانه الملل کلها الاالاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون** میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انھیں دیکھنا پہچان لیناوہ میانہ قد ہیں رنگ سُرخ وسپید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہاہے اگر چہ انھیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ اٹھادینگے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب

مذہبوں کو فنا کر دیگا وہ مسیح دجال کو ہلاک کرینگے دنیا میں چالیس برس رہکر وفات پائیں گے مسلمان اون کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دھم: جامع ترمذی میں حضرت مُجمّع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یقتل ابن مریم الدجال بباب لد** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دجال کو دروازہ شہر لُد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین ونافع بن عتبہ وابو برزہ وحذیفہ بن اسید وابوہریرہ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابوامامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب ونواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حدیث یاز دھم: سنن ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم وصحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور اون کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) **فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذنزل علیھم عیسی بن مریم الصبح** اس اثنا میں کہ اون کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائینگے مسلمانوں کا امام اولٹے قدموں پھریگا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اوس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو

Scanned with CamScanner

نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی انکاامام نماز پڑھائیگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوئیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لُد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائینگے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دو از دھم: نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیا نے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اون کا حال پوچھا اونھیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا اونھیں بھی معلوم نہ تھا اونھوں نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اوس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کرکے فرمایا **فانزل فاقتله** میں اوتر کر اوسے قتل کرونگا پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہونگے **فعهد الی متی کان ذٰلك کانت الساعة من الناس کا لحامل التی لایدری اهلهامتی تفجؤهم بولادة** یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اسوقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے

Scanned with CamScanner

دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اوسکے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دھم: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کر کے فرمایا **ثم یجئی عیسی بن مریم من قبل المغرب مصد قا بمحمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و علیٰ ملته فیقتل الدجال ثم انما هوقیام الساعة** اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام جانب مغرب سے آئینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور اونھیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کرینگے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

حدیث چار دھم: معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا **یلبث فیکم ماشاء اللّٰہ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد علیٰ ملته امامامهد یا وحکما عدلا فیقتل الدجال** وہ تم میں رہیگا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اوترینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال کو قتل کرینگے۔

حدیث پانز دھم: مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارۂ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام

Scanned with CamScanner

میں ایک پہاڑ کیطرف بھاگ جائینگے وہ وہاں جاکر اُنکا حصار کریگا اور سخت مشقت و بلا میں ڈالیگا۔ **ثم ینزل عیسیٰ فینادی من السحر فیقول یٰا یھاالناس ما یمنعکم ان تخرجواالی الکذاب الخبیث فیقولون ھذا رجل حی فینطقون فاذا ھم بعیسی علیه الصلاۃ والسلام** اس کے بعد عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اترینگے پچھلی رات مسلمانو نکو پکارینگے لوگو اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں انکے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام کی آواز سن کر کہینگے یہ مرد زندہ ہے) جواب دینگے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

حدیث شانزدھم : نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی **قلت یا رسول اللہ الدجال قبل اوعیسی بن مریم قال الدجال ثم عیسی بن مریم** الحدیث میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پہلے دجال نکلیگا یا عیسیٰ بن مریم فرمایا دجال پھر عیسیٰ بن مریم۔

حدیث ھفد ھم: طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق** عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائینگے۔

Scanned with CamScanner

حدیث هیجدهم: مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیهبطن عیسی بن مریم حکماً واماماً مقسطا ولیسلکن فجا فجا حاجا اومعتمرا و لیأ تین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم و امام عادل ہو کر اوترینگے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائینگے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئینگے اور ضرور میں اون کے سلام کا جواب دونگا۔ صلی اللّٰه تعالیٰ علیك و علیه وعلیٰ جمیع اخوانکمامن الانبیاء والمرسلین وآلك و آلهم وبارك وسلم۔

حدیث نوزدهم: صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدرك رجلان من امتی عیسی بن مریم و یشهدان قتال الدجال عنقریب میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائینگے اور دجال سے قتال میں حاضر ہونگے۔ **اقول:** ظاہراً امت سے مراد امت موجودۂ زمانۂ رسالت ہے علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ورنہ امتِ حضور سے تو لاکھوں مرد زمانۂ کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہونگے اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا الیاس و سیدنا خضر علیہما الصلاۃ والسلام ہیں کہ ابتک زندہ ہیں اور اوسوقت تک زندہ رہیں گے کماوردفی حدیث افاده سیدنا الوالد المحقق دام ظله علی هامش التیسیر شرح الجامع الصغیر۔

حدیث بستم: امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت

جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لن یخزی اللّٰہ تعالیٰ امۃ انا اولھا وعیسی بن مریم اٰخرھا** اللہ عزوجل ہرگز رسوانہ فرمائے گا اس امت کو جسکا اوّل میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام۔

حدیث بست و یکم: ابوداود وطیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لم یسلط علی الدجال الا عیسیٰ بن مریم** دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے۔

حدیث بست ودوم: مسند احمد وسنن نسائی وصحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **عصابتان من امتی احرزھما اللّٰہ تعالیٰ من النار عصابۃ تغزوالھند و عصابۃ تکون مع عیسی بن مریم** میری امت کے دو گروہوں کو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفار ہند پر جہاد کریگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بست وسوم: ابو نعیم حلیہ اور ابو سعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **طوبی لعیش بعد المسیح یؤذن للسماء فی القطرویؤذن للارض فی النبات حتی لوبذرت حبك علی الصفالنبت وحتی یمرالرجل علی الاسد فلا یضرہ و یطأعلی الحیۃ فلا تضرہ ولا**

Scanned with CamScanner

تشاحح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اوس عیش کے لیے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذان ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اوگے یہانتک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈالدے تو وہ بھی جم اوٹھیگا اور یہانتک کہ آدمی شیر پر گزریگا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھدیگا اور وہ اسے مضرت نہ دیگا نہ آپس میں مال کا لالچ رہیگا نہ حسد نہ کینہ

فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبی لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی الارض فی اٰخرالزمان۔

حدیث بست و چھارم : مسند الفردوس میں انھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسیٰ بن مریم علیٰ ثمانمائۃ رجل واربع مائۃ امرأۃ اخیرا من علی الارض الحدیث عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائینگے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہونگے۔

حدیث بست و پنجم : تمام رازی و ابن عساکر بطریق عبدالرحمٰن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عندباب دمشق عندالمنارۃ البیضاء لست ساعات من النھار فی ثوبین ممشوقین کانما ینحدر من راسہ اللؤ لؤ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دروازۂ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے

پہنے اوترینگے گویا اون کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

حدیث بست وششم : صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی لارجوان طال بی عمرا ان القی عیسی بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیه منکم فلیقرأه منی السلام** میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لیجانا جلد ہو جائے تو تم میں جو اونھیں پائے اون کو میرا سلام پہنچائے۔

حدیث بست وهفتم : ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمساواربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم من قبرواحد بین ابی بکروعمر** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام زمین پر اوترینگے یہاں شادی کرینگے اونکے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد اونکی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرۂ پاک میں دفن ہونگے روز قیامت مَیں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اوٹھیں گے کہ ابوبکر وعمر ہم دونوں کے دہنے بائیں ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث بست و هشتم : بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جسپر دجال ہونے کا شبہہ کیا جاتا تھا) امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کردوں فرمایا ان یکن هوفلست صاحبه انماصاحبه عیسی بن مریم والا یکن هوفلیس لك ان تقتل رجلامن اهل العهد اگر یہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہونگے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمھیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بست و نهم: ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول الاٰیات الدجال و نزول عیسٰی ویاجوج وماجوج یسیرون الیٰ حزاب الدنیا حتی یأتوا بیت المقدس وعیسٰی والمسلمون بجبل طورسینین فیوحی اللّٰه الیٰ عیسٰی ان احرزعبادی بالطور و مایلی ایلة ثم ان عیسٰی یرفع یدیه الی السماء و یؤ من المسلمون فیبعث اللّٰه علیهم دابة یقال لها النغف تدخل فی مناخرهم فیصبحون موتی هذامختصر قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اوترنا اور یاجوج وماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔ ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ و فرات و بُحیرۂ طبریہ کو پی جائینگے) یہانتک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام و اہل اسلام اوسدن کوہ طور سینا میں ہونگے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندونکو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ

علیہ الصلاۃ والسلام ہاتھ اوٹھا کر دعا کرینگے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا نغف نام وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائیگا صبح سب مرے پڑے ہونگے۔

حدیث سیم : حاکم و ابن عساکر تاریخ اور ابو نعیم کتاب اخبار المهدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **كيف تهلك امة انافی اولهاوعيسى بن مريم فی اٰخر ها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها** کیونکر ہلاک ہو وہ امت جسکی ابتدامیں ہوں اور انتہامیں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

حدیث سی ویکم : نیز اوسی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مناالذی یصلی عیسی بن مریم خلفه** میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔

حدیث سی ودوم: ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا **یا عم النبی (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم) ان اللّٰہ ابتدأ الاسلام بی و سیختمه بغلام من ولدك وهوالذی یتقدم عیسی بن مریم** اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھسے کی اور قریب ہے کہ اوسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کریگا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ عترت

رسالت و نبی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں اون کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بعد نہیں وہ نسباً سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابو بکر صدیق دوبار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی وسوم : اسحٰق بن بشر و ابن عساکر حدیث طویل ذکر دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **فعندذلك ينزل اخي عيسى بن مريم من السماء علىٰ جبل افيق اماما ها ديا و حكما عادلا عليه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعربيده حربة يقتل الدجال تضع الحرب اوزا رها وكان السلم فيلقى الرجل الاسد فلا يهيجه و ياخذ الحية فلا تضره وتنبت الارض كنبا تها علىٰ عهد اٰدم و يؤمن به اهل الارض و يكون الناس اهل ملة و احدة** یعنی جب دجال نکلیگا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اوس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اوس کے سبب بلائے عظیم میں ہونگے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہونگے اوسوقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اوتریںگے امام راہ نما و حاکم عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی

موے سر سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کرینگے اسوقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی اور سب جہان میں امن وامان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئیگا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائیگا کھیتیاں اوس رنگ پر اوگینگی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں اوگا کرتی تھیں تمام اہل زمین اون پر ایمان لے آئینگے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چھارم: ابن النجار اونھیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا **واذاسكن بنوك السواد ولبسوا السواد وكان شيعتهم اهل خراسان لم يزل هذ االامرفيهم حتى يد فعوه الىٰ عيسى بن مريم** جب تمھاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور اون کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ اونمیں رہیگی یہانتک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کرینگے۔

حدیث سی و پنجم: ابن عسا کرام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کیجاؤں فرمایا **وانى لى بذلك الموضع مافيه الا موضع قبرى و قبرابى بكر و عمر و عيسىٰ بن مريم** بھلا اسکی اجازت میں کیونکر دوں وہاں توصرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابو بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم کی علیہم الصلاۃ والسلام۔

حدیث سی وششم: ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

Scanned with CamScanner

المحاصرون ببيت المقدس اذداك مائة الف امرأة واثنان وعشرون الفاً مقاتلون اذغشيتهم ضبابة من غمام اذ تنكشف عنهم مع الصبح فاذا عیسٰی بین ظهر اینهم او سوقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا اونپر چھائیگی صبح ہوتے کھلیگی تو دیکھیں گے کہ عیسٰی اون میں تشریف فرما ہیں۔

حدیث سی وهفتم: مسند ابی یعلی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیده لینزلن عیسٰی بن مریم ثم لئن قام علٰی قبری فقال یا محمد لاجیبنه قسم اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسٰی بن مریم اُترینگے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں اونھیں جواب دوں گا۔

حدیث سی و هشتم: ابونعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر هذه الامة اولها و اٰخرها فیهم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم و اٰخرها فیهم عیسی بن مریم الحدیث اس امت کے بہتر اوّل و آخر کے لوگ ہیں اوّل کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام تشریف فرما ہونگے۔

حدیث سی ونهم: جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے مکتوب فی التورٰىة صفة محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه

وسلم و عیسیٰ یدفن معه رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے توریت مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ اون کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ الصلاۃ والسلام فی المرقاۃ ای و مکتوب فیھا ایضاًان عیسیٰ یدفن معه قال الطیبی ھذا ھوالمکتوب فی التورٰۃ۔

حدیث چھلم: ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یھبط عیسی بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع و یزید فی الحلال کافی به تجدبه رواحله ببطن الروحاء حاجّاً اومعتمرًا عیسیٰ بن مریم اترینگے نمازیں پڑھینگے جمعے قائم کرینگے مال حلال کی افراط کردینگے گویا میں اونھیں دیکھ رہاہوں اونکی سواریاں اونھیں تیز لیے جاتی ہیں بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لیے۔

حدیث چھل و یکم: وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم علیٰ ذروۃ افیق بیده حربة یقتل الدجال قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کرینگے۔

حدیث چھل و دوم: وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمۃ و لیستغن به الناس عمن سواہ بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور

فرمائینگے آدمیونکوان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانۂ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ اونھیں کیطرف سب کاموں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چهل و سوم: وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات آئندہ میں راوی کہ چنین وچناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ ورومیہ کو فتح کرینگے پھر دجال نکلیگا اوسکے زمانہ میں قحط شدید ہوگا **فبينما هم كذالك اذسمعواصوتا من السماء ابشروا فقداتاكم الغوث فيقولون نزل عيسىٰ بن مريم فيستبشرون ويستبشر بهم و يقولون صل ياروح الله فيقول ان الله اكرم هذه الامة فلا ينبغى لا حدان يؤ مهم الا منهم فيصلى اميرالمؤمنين بالناس و يصلى عيسىٰ خلفه** لوگ اسی ضیق وپریشانی میں ہونگے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہوکہ فریادرس تمھارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اُترے خوشیاں کرینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اونھیں دیکھکر خوش ہونگے مسلمان عرض کرینگے یاروح اللہ نماز پڑھایئے فرمائینگے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اسکا امام اسی میں سے چاہیے امیر المومنین نماز پڑھائینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام انکے پیچھے نماز پڑھینگے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لیکر دجال کے پاس جاکر فرمائینگے ٹھہرا اے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیگا اور انکی آواز پہچانیگا ایسا گلنے لگیگا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر نفرمادیا ہوتا تو گلکر فنا ہوجاتا پس عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

اوسکی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کرینگے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہونگے قتل فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو نیست و نابود کرینگے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئینگے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھیگی اور وہ آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیگا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹیگا ساری زمین عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یاجوج و ماجوج اور انکی فنا وغیرہ کا حال بیان کر کے فرمایا ویقبض عیسیٰ بن مریم و ولیہ المسلمون وغسلوہ و حنطوہ و کفنوہ و صلواعلیہ و حضروا لہ ودفنوہ الحدیث ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان اونکی تجہیز کرینگے نہلائینگے خوشبو لگائینگے کفن دینگے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کرینگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ سردست بے قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے ثمانیۃ و ثلثون نصاواثنان اوثلثۃ حکما اماعبداللہ بن عمر وفکثیرامایا خذعن الاوائل اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ توریت مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اسکا اشعار موجود قال اللہ عزوجل وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الی قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ بیشک مریم کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی اون کے نزول سے معلوم ہو جائیگا کہ قیامت اب آئی حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قرأت وانہ لَعَلم للساعۃ بیشک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کیلیے۔ معالم التنزیل میں ہے وانہ یعنی عیسیٰ لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من

اشراط الساعة یعلم به قربها و قرأابن عباس و ابوهریرة وقتادة
وا نه لَعَلم للساعة بفتح اللام والعین ای امارة و علامة مدارک
التنزیل میں ہے وانه لَعلم للساعة وان عیسٰی علیه الصلاة والسلام
مما یعلم به مجئی الساعة و قرأ ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما
العلم و هوالعلا مة ای وان نزوله عَلَم الساعة امام جلال الدین محلی تفسیر
جلالین میں فرماتے ہیں وانه ای عیسٰی لعلم للساعة تعلم بنزوله بالجملہ
یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت وجماعت سے ہے جس طرح اس کا راساً منکر
گمراہ بالیقین یوہیں اسکا بدلنے والا اور نزول عیسٰی بن مریم رسول اللہ علیہ الصلاۃ
والسلام کو کسی زید وعمرو کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بددین کہ
ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○

مسئلۂ ثالثه: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی حیات۔

اقول: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے
ہے جس میں خلاف نکریگا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم
الصلاۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں اونکی موت صرف تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے
لئے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو
محقق فرمادیا ہے وقدفصلها سیدنا الوالدالمحقق دام ظله فی کتابه
سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ دوسرے یہ کہ ابتک ان پر
موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اوٹھا لیے گئے اور بعد نزول دنیا میں

Scanned with CamScanner

سالہاسال تشریف رکھکر اتمام نصرت اسلام وفات پائینگے یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کو اولاً اسیقدر کافی ووافی کہ رب جل وعلانے فرمایا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ جس کی تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزری مخالف نے اپنی جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اوسمیں بلکہ صحیح بخاری و مسلم دونوں میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف للعلامۃ الطیبی میں ہے استدل بالاٰ یة علیٰ نزول عیسیٰ علیه الصلاة والسلام فی اٰخرالزمان مصد قاللحدیث و تحریره ان الضمیرین فی به و قبل موته لعیسیٰ والمعنی وان من اهل الکتٰب الالیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ و هم اهل الکتٰب الذین یکونون فی زمان نزوله فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسیٰ کی موت سے پہلے ضرور اسپر ایمان لانیوالا ہے اور وہ وہ یہود و نصاری ہیں جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اون کے زمانے میں ہونگے تو تمام روے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام وبس نقله عنه الملاعلی القاری فی المرقاة - ثانیاً یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول ہونیکا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں

Scanned with CamScanner

ہے ثم یقول ابوهريرة بالاسنادالسابق مستدلا علی نزول عیسیٰ فی اٰخرالزمان تصديقا للحديث (واقرؤاان شئتم) وان مّن اهل الکتٰب الالیؤمنن به قبل موته ای وان من اهل الکتٰب احدالا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وهم اهل الکتٰب الذين يكونون فی زمانه فتكون الملة واحد ة وهی ملة الاسلام ولهذاجزم ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما فيما رواه ابن جریرٍ من طريق سعيد بن جبيرعنه باسناد صحیح یعنی اس حدیث کو روایت کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانیکے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اهل الکتٰب الا لیؤمنن الآیہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانیوالا ہے عیسیٰ پر اونکی موت سے پہلے اور وہ وہ کتابی ہیں جو اس وقت اون کے زمانے میں ہونگے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے اون کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی۔ انتہیٰ۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کماسیاتی انشاءاللہ تعالیٰ ثالثا تصریحات کثیرۂ ائمۂ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفيك قابضك ورافعك الي من الدنيا من غير موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لونگا اور دنیا سے بغیر موت دیے اٹھالونگا۔ تفسیر

Scanned with CamScanner

امام ابوالبقا عکبری میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اوس کے بعد وفات دیے جائینگے۔ تفسیر سمین و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك بعد نزوله الی الارض و حكمه بشريعة محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اوتر کر شریعت محمد یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حکم کر کے وفات پائینگے۔ امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والكلبی وابن جريج انی قابضك ورافعك من الدنيا الی من غيرموت بذلك یعنی امام حسن بصری نے کہ اجلۂ ائمۂ تابعین و تلامذۂ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہ اجلہ واکابر ائمۂ تبع تابعین سے اور حسب رویت ائمۂ تابعین سے ہیں آیۂ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اوٹھالونگا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قد ثبت الدليل انه حی وورد الخبر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم انه سينزل و يقتل الدجال ثم انه تعالیٰ يتوفاه بعد ذالك دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اوترینگے اور دجال کو قتل کرینگے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل اونھیں وفات دیگا اوسی میں ہے التوفی اخذ الشیٔ وافیا ولما علم اللّٰه تعالیٰ ان من الناس من يخطر بباله ان الذی

Scanned with CamScanner

رفعه اللّٰه هوروحه لا جسده ذکرهذ االکلام لیدل انه علیه الصلاۃ والسلام رفع بتمامه الی السماء بروحه و جسده توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگونکو یہ وہم گزریگا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام وکمال مع روح وبدن آسمان پر اوٹھالیے گئے۔ تفسیر عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی میں ہے سبق انه علیه الصلاۃ و السلام لم یصلب و لم یمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کذاروی من طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ و اللّٰه انه لحی ولکن اذانزل اٰمنوابه اجمعون و ذهب الیه اکثراهل العلم یعنی آیۂ کریمہ وان من اهل الکتٰب الآیہ کی جو تفسیر حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انھوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لانیوالے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد ذہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابیونمیں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے

Scanned with CamScanner

ظاہر ہے کہ اونکی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ اونھیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے عیسیٰ المسیح بن مریم الصدیقة رسول اللّٰہ و کلمته القاھاالی مریم ذکرہ الذھبی فی التجرید مستدرکا علی من قبلہٗ فقال عیسیٰ بن مریم رسول اللّٰہ رأی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم لیلة الا سراء فھونبی وصحابی و ھواٰخرمن یموت من الصحابة والغزہ القاضی تاج الدین السبکی فی قصیدته التی فی اواخرالقواعد له فقال ؎

من باتفاق جمیع الخلق افضل من خیرالصحاب ابی بکرومن عمر
ومن علی ومن عثمٰن وھوفتے من امة المصطفے المختارمن مضر

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جنکا انتقال سب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمۂ دین و علمائے معتمدین کی کثرت اوس حد پر نہیں کہ اونکے احاطہ واستیعاب کی طمع ہوسکے اور اہل حق کیلیے اسقدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں گنتے اونکے لیے ہزار دفتر ناوافی لہذا اسیقدر پر بس کریں۔ رابعاً یہی قول جمہور ہے اور قول جمہور ہی معتمد و منصور ابھی

شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا ذهب اليه اكثر اهل العلم خامساً یہی قول مصحح و مرجح اور قول صحیح کا مقابل ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابوالسعود تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں

الصحيح ان الله تعالىٰ رفعه من غير وفاة و لا نوم كما قال الحسن وابن زيد هو اختيار الطبرى و هو الصحيح عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونھیں زندہ بیدار اوٹھالیا نہ اونکا انتقال ہوا نہ اوسوقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری و ابن زید نے تصریح فرمائی اور اسیکو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے **القول الصحيح انه رفع و هو حى** صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے ۔

اقول : یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانیوالے ہیں اور اوسکے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبار انکی موت لازم آئیگی کیونکر امید کیجائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم و جلیل پر (کہ اون پانچ مرسلین اولی العزم صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاو مرسلین و خلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچکر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال نہ فرمایا

Scanned with CamScanner

اور انتقال نہ فرمائینگے یہانتک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور اون کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی بابی انت وامی و اللّٰہ لایجمع اللّٰہ علیك موتتین اماالموتة التی کتبت علیك فقد متها میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائیگا وہ جو مقدر تھی ہو چکی بابی انت و اُمی طبت حیاً و میتاً والذی نفسی بیده لا یذیقك اللّٰہ الموتتین ابداً میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائیگا۔ رواه البخاری والنسائی وابن ماجة عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جبتک نص صریح سے ثابت نہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائیگی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جنکی دعا یہ تھی کہ الٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرنیوالا ہے تو مجھسے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اوسپر ایمان لانیوالا بیدلیل صریح واضح التصریح کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے اون پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجیے تو ایک یہی دلیل اون کے زندہ اُٹھا لیے جانے پر کافی ووافی ہے وباللّٰہ التوفیق۔

تنبیہ دومِ اقول: قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یہود عنود کے مکر وکیود سے بچکر آسمان پر تشریف لیگئے۔

Scanned with CamScanner

رہا یہ کہ تشریف لیجانے سے پہلے زمین پر اون کی روح قبض کیگئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اُٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بیہودہ ہے وہ یا تو نرا افترا اوس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کیلیۓ ہرگز بکار آمد و کافی نہیں۔ سب کا بیان سنیۓ **ایک افترا** تو اوسکا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔ **دوسرا افترا:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ اونھوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ اونسے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی اون کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ اون پر ایمان لائینگے امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسرا افترا: صحیح بخاری شریف پر کہ اوسمیں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اوسمیں بروایت حضرت ابن عباس صرف اسقدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بهم ذات الشمال فاقول کما قال العبدالصالح و کنت علیهم شهیدا مادمت فیهم الی قوله العزیز الحکیم** یعنی تمھارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذاللہ جانب جہنم

لیجائے جائینگے میں وہ عرض کرونگا جو بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں اون پر گواہ تھا جبتک انمیں موجود رہا جب تونے مجھے وفات دی توہی اونپر مطلع رہا اور توہر چیز پر گواہ ہے اگر تو اونھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اونھیں بخشدے تو توہی ہے غالب حکمت والا اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اُٹھائی گئی۔ اور بیگانہ و بیعلاقہ اس آیۂ کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط کا ذکر ہے یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکالمہ ہے رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ الی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ط جسدن جمع فرمائیگا اللہ تعالیٰ رسولونکو پھر فرمائیگا تمھیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بیشک توہی خوب

Scanned with CamScanner

جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے
احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم
کے بیٹے کیا تو نے کہدیا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے
سوا بولا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو
تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو
تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا اون
سے مگر وہی جسکا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمھارا اور میں
اون پر گواہ تھا جبتک میں اونمیں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اون پر مطلع رہا
اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو اونھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو
اونھیں بخشدے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے
جسمیں نفع دیگا سچونکو اونکا سچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے
کسنے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کبھی وفات پائینگے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی
اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں **قال اللّٰہ** اور **قال سبحٰنك** میں
ماضی کے صیغے دیکھکر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ
گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونیوالی ہے ہزار
جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع
ہولی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورۂ اعراف میں دیکھیے **وَنَادٰٓی
اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّار** جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہمنے تو پالیا جو
وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تمنے بھی پایا جو تمھیں وعدہ دیا تھا سچا **قَالُوۡا**

نَعَمْ وہ بولے ہاں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ تو ندا کی اونمیں ایک ندا دینے والے نے
کہ خدا کی پھٹکار ستمگاروں پر وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اعراف
والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَا
لًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو اون کے علامت
سے پہچان کر وَنَادٰى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اور دوزخی پکارے
جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّ مَهُمَا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۂ صافات
میں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ الآیات اور سورۂ صٓ میں قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَباً بِكُمْ سے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَا صُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝ تک
دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا اور سورۂ زمر میں وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ
مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے وَقَالُوا
الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا آلا یہ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہائے ماضی میں
ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھیے جسدن جمع کریگا اللہ رسولوں کو پھر
فرمائیگا تمنے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی اونکا جواب بصیغہ
ماضی ارشاد فرمایا اور ناکافی و ناثبت آیۂ کریمہ اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے استدلال جسمیں
ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی
طرف اٹھا لینے والا اور کافرونسے دور کر دینے والا ہوں **اولاً** حرف واوترتیب کے
لیے نہیں کہ اوسمیں جو پہلے مذکور ہو اوسکا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے

Scanned with CamScanner

صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات ورفع و تطہیر سب کچھ ہونیوالے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہوگی۔ تفسیر امام عکبری میں ہے مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ كلا هما للمستقبل والتقدير رافعك الی و متوفيك لانه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذٰلك تفسیر سمین و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشادالعقل میں ہے واللفظ للنسفی او مميتك فی وقتك بعد النزول من السماء و رافعك الاٰ ن اذالوا ولا يوجب الترتيب تفسیر کبیر میں ہے الاٰ ية تدل على انه تعالیٰ يفعل بهٖ هذه الا فعال فاما كيف يفعل و متیٰ يفعل فالامرفيه موقوف على الدليل و قدثبت الدليل انه حی ثانیاً توفی خواہ مخواہ معنی موت میں نص نہیں توفی کہتے ہیں تسلُّم و قبض اور پورا لے لینے کو کبیر کی عبارت اوپر گزری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم وروح تمام و کمال اوٹھالونگا تفسیر جلالین سے گزرا متوفيك قابضك ورافعك من غير موت معالم التنزیل سے گزرا کہ حسن کلبی وابن جریج نے کہا انی قابضك ورافعك من غير موت بدنك اوسی میں ہے على هذا فی التوفی تاويلا ن احمد همااني رافعك الیّ وافيالم ينا لوامنك شيأ من قو لهم توفيت معه كذاوكذا واستوفيته اذااخذ ته تا مًّا و الاٰ خرانی متسلمك من قولهم تو فيت منه كذاای تسلمته کشاف وانوارالتنزیل و تفسیر ابی السعود و تفسیر نسفی میں ہے اوقابضك من الارض من تو فيت مالی خفاجی علی البیضاوی میں ہے ولذافسرالتوفی برفعه واخذه من الارض كمايقال تو فيت المال

اذا قبضته **ثالثاً** توفی بمعنی استیفا ہی اجل ہے یعنی تمھیں تمھاری عمر کامل تک پہنچاؤنگا اوران کافروں کے قتل سے بچاؤنگا انکاارادہ پورا نہو گا تم اپنی عمر مقرر تک پہنچکر اپنی موت انتقال کروگے تفسیر سمیں و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد میں ہے انی مستو فی اجلك و مؤخرك و عاصمك من ان یقتلك الکفار الیٰ ان تموت حتف انفك تفسیر کبیر میں ہے ای متمم عمرك فحینئذ اتوفاك فلا اترکهم حتی یقتلوك و هذا تاویل حسن **رابعاً** وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِی یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ اللہ ہے جو تمھیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سُلاتا ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کو اونکی موت کے وقت اور جو نہ مرے اونھیں اون کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمھیں سلاؤں گا اور سوتے میں آسمان پر اوٹھالونگا کہ اوٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول امام ربیع بن انس کا ہے معالم میں ہے قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه اللّٰه تعالیٰ الی السماء و معناه انی منیمك ورافعك الیّ مدارک میں ہے اومتوفی نفسك بالنوم و رافعك وانت نائم حتی لا یلحقك خوف و تستیقظ وانت فی السماء اٰمن مقرب کشاف وانوار وارشاد میں ہے اومتوفیك نائما اذروی انه رفع نائماً اور انکے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علما میں مذکور۔ تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اوسے قبل از رفع ٹھہرادینا محض بیدلیل ہے جسکا آیت میں اصلاً پتا

نہیں۔

اقول : بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں مُتَوَ فِّيْكَ [1] رَافِعُكَ [2] مُطَهِّرُكَ [3] اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمھیں موت دونگا اور بعد موت تمھاری روح کو آسمان پر اوٹھالونگا تو اسمیں سوا اس کے کہ اونھیں موت کا پیغام دیا گیا اور کونسی بشارت تازہ ہے مرنیکے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافرونسے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اونسے تکبر کیا اون کے لیے نہ کھولے جائینگے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملئکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں درہائے آسمان بند کر لئے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل آیت میں صرف خبر موت رہگئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمھیں عمر کامل تک پہنچاؤنگا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اوٹھالونگا اور کافرونسے ایسا دور وپاک کر دونگا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہوگی جب دوبارہ دنیا میں آوگے یہ جو تمھیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود اُنہیں قتل کروگے اور انھیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کردوگے کہ ایک دین حق تمھارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہوگا اور تم

Scanned with CamScanner

تمام عالم میں اوس کے مرجع و ماویٰ معہذا شروع کلام میں فرمایا ہے
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ
مُتَوَفِّيْكَ الآیہ یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا
اونھیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے اونھیں اون کے مکر کا بدلہ دیا کہ اونکا مکر
اولٹا اونھیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں
کرنے والا ہوں۔ انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو
قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اوسے بچائے تو بچانیکے معنی یہ ہونگے کہ اوسے سلامت
نکال لیجائے اور اونکا چاہا نہونے پائے یا یہ کہ اون کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ
خود موت دیدے اونکی مراد تو یوں بھی بر آئی آخر جو کسیکا قتل چاہے اوس کی
غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ حاصل ہو گیا اون کے ہاتھوں نسہی اللہ
کے ہاتھ سے سہی بخلاف اس کے کہ اونھیں اون کے قادر ذوالجلال والاکرام
نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ اُنھیں پھر بھیجکر ان خبیثوں کی شرارتیں اونھیں کے
دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سچا بدلہ اون ملعونوں کے مکر کا ہے
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ ھکذا ینبغی التحقیق واللّٰہ ولی التوفیق
مسلمانو ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے ہمسے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے
تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعیۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو
بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ ازروے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت
دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور
بارِ ثبوت ذمۂ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو اولٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے

Scanned with CamScanner

جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبونکو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا حضرت عبداللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محض بیگانہ وا جنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا نا انصافی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تنبیہ سوم : ان نئے فیشن کے مسیحوں کا سچے مسیح رسول اللہ و کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہونگے یا اونکو خدائے تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنادیگا اگر از راہ نادانی ہے تو محض سفاہت و جہالت ورنہ صریح شرارت و ضلالت۔ حاش للہ نہ وہ خود مستعفی ہونگے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل اونھیں معزول فرمائیگا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اوس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر رفیع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و نوح نجی اللہ و آدم صفی اللہ و تمام انبیاء اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے حدیث میں ہے حضور نبی

الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوکان موسیٰ حیّاً ما وسعہ الااتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے او نھیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہوتی رواہ احمد والبیھقی فی الشعب عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لوبدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وتر کتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیاوادرک نبوتی لا تبعنی قسم اوس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمھارے لئے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر اونکی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ اوسوقت توریت شریف کا ذکر تھا لہٰذا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نام لیا ورنہ اونھیں کی تخصیص نہیں سب انبیا کے لیے یہی حکم ہے۔ یہ سفہا قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہوکر فریب دہی عوام کیلئے صرف اوسی سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی او نھیں ہوا بھی نہ لگی یہ مونھ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا مونھ نہ پڑتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَاِذْاَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْ مِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓااَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْاوَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ اور یاد کر جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جب میں

Scanned with CamScanner

تمھیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آئے تمھارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اوس کتاب کی جو تمھارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اوسپر ایمان لانا اور ضرور ضرور اوس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو کیا تمنے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہمنے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمھارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بیحکم ہیں۔ کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاو مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا عہد نہ لیا کیا اس عہد سے اون سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی نہ بنادیا کیا اس عہد لیتے وقت اونھوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے اونھیں معزول کر کے امتی کر دیا۔ اے سفیہو اوس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اوترینگے اور باوصف نبوت ورسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی وناصر دین ہو کر رہینگے۔

آسمان نسبت بعرش آمد فرود گرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیۂ کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی الانبیا ہونے پر ایمان لاؤ۔

گرچہ شیریں دہناں بادشہانند ولے او سلیمان جہان ست کہ خاتم باوست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم رہا اوسکا سوال کہ کسوقت آسمان سے رجوع

کرینگے اسکا جواب وہی ہے کہ ماالمسؤل عنها باعلم من السائل اتنا یقینی ہے
کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آپہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت وکمال افق رحمت
وجمال وقہر وجلال سے طلوع فرماکر اس زمین تیرہ وتار پر تجلی فرمائے اور ایک
جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت
رفض خروج وغیرہا اقسام ضلالت سبکا سویرا کردے تمام جہانمیں ایک دین اسلام
ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہل سنت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجۃ السامیہ
مگر تعیین وقت کہ آج سے کے سال کے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ھم جان سکتے
ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اوسکا وقت معلوم نہیں۔

تنبیہ چهارم : مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی و بہیمی و
شیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اوسے بعض یا کل
ملئکہ سے افضل کردیتے ہیں کہ عبدی المؤمن احب الي من بعض ملئکتی
شریعت انکی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ انکا دثار کہ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ تواضع و فروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر و تعلی سے
تنفر کلی کہ ان الملئکة لتضع اجنحتها لطالب العلم اور جسنے صفات بہیمی
کی طرف رجوع کی بہائم دار لیل و نہار بطن و فرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا
اسیر و گرفتار کہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اور جسپر صفات شیطانیہ
غالب آئیں تکبر و ترفع اوسکا دین و آئین کہ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ۝ یہ ہروقت طلب جاہ و شہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات

Scanned with CamScanner

نکالتے جس سے آسمان تعلی پر ٹوپی اوچھالیے دور دور نام مشہور ہو خاص وعام میں
ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اوس کے امام کہلائیں آنمیں جنکی
ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی بولتے اور دعوے خدائی کی دکان
کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون و نمرود وغیرہما مردود اور آنیوالو نمیں
مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خرنشین یعنی دجال لعین اور جو اونسے کم درجہ
ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ و کذاب ثقیف وغیرہما خبیثوں کیطرح ادعای
رسالت و نبوت پر جھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی
غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چنین و چناں ہندوستان جسمیں مدتوں سے اسلام
بے سردار ہے اور دین بے یاور نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں
یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سیکڑوں ریفارمر مقننان تہذیب
مشرعان نیچر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر حشرات الارض کیطرح نکل پڑے اور
خدا کی شان يَهْدِيْ مَن يَّشَآءُ وَيُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل
صریح جھوٹ کا نشان باندھکر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے
اوندھے اوس کے پیچھے ہو لیے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی
آدمی ہونگے جو دجال کا ساتھ دینگے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی
نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سُنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانی کے زور میں نئی
اوپج کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسیٰ
موعود بنیں اور ادعای الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیونکا زمانہ
بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور اونکی سمجھ میں آگیا

Scanned with CamScanner

جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن گئے بَرّے کی شادیکا دنگل ہے یورپ و امریکا و برہماو انڈیا سب تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج و شہی ہیں پاؤنمیں چاند تاریکا جو تا سر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند گانٹھ کے پورے ہیے کے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ طیار شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال کے جمانیکو جہاں ہزاروں گل کھلائے صدہا جل کھیلے وہاں ایک ہلکا سا پیچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم و علیہ الصلاۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اوترینگے اور کیا کریں دھرینگے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امید گاہ مین حنیف ہیں ہمیں قاتل خنزیر ہمیں قاطع یہود ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود گویا انھیں کی ماں کو آری انھیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انھیں کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے اور حیات و موت عیسوی میں ان کی گفتگو عبث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمۂ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمھیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجیے حیات ثابت مانیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات متواترہ اوسکی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مانکر اپنے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات کو معاذاللہ غلط و باطل جاننے والے نہیں جو کوئی اون کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اوڑے

Scanned with CamScanner

مسلمان اوسکا ناپاک قول بدتراز بول اوسی کے مونھ پر مار کر الگ ہو جائینگے اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائینگے اللہ تعالیٰ اون کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہہ عندک یاارحم الرّٰحمین اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمھاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہو اچھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے خائب وخاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اوس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعوونکا کہیں سے ثبوت ندے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور ترچھے نکلنے اور اولٹے اوچھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم وروح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمھیں کیا نفع اور تمپر سے ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمھارا مطلب ہر طرح مفقود تمھارا دعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالوگے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمہ اذل کو اکرم بیاہی کو کوآری ادخال کو دم کیونکر بنالوگے بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ ورابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم: بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نفرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اوس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہولینگے اوس کے بعد نزول ہوگا اوس کے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اوترینگے یہ کیفیت ہوگی اوس کے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ اون کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخران سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً **سابقات** میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ و فساد سے بھر جانیکے باعث اولیائے عالم کا مکۂ معظّمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا اون کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاری کا وابق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا۔ اونکی طرف مدینۂ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاری کا اپنے ہم قوم نو مسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انھیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصّے ہو جانا نصاری پر فتح عظیم پانا فتحیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاری سے چھیننا ملحمۂ کبری کا واقع ہونا ہزار ہا مسلمانو نکا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کرلینگے یا شہید ہو جائینگے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر اون کی لاشوں کے ایک کنارے سے اوڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مرکر گرجائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی

Scanned with CamScanner

زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سنکر پلٹنا وہاں اوس کا نشان نہ پانا پھر اوس خبیث اعاذنا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجائب دکھانا مینھ برسانا کھیتی اوگانا زمین کو حکم دیکر خزانے نکلوانا خزانوں کا اوس کے پیچھے ہولینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان پوش کا اوس کافر پر ایمان لانا اوسکا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرنا اوس کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اوس کا اون پر قدرت نپانا خائب و خاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اوس ملعون کا حرمین طیبین کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا اہل عرب کا سمٹ کر ملک شام میں جمع ہونا اس خبیث کا انھیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا ۔کیا تمھارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہو لیے واللہ کہ صریح جھوٹے ہو اب چلیے **مقارنات** ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانکو آواز آنا کہ گھبراؤ نہیں فریادرس آپہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا باب دمشق کے پاس دمشق الشام کے شرقی جانب منارۂ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان سے نزول فرمانا بے نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اوٹھائیں موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا اون کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا اوسطرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اوس مسیح کذاب یک چشم کا ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اوس کا بدن گھلنا بھاگنا عیسیٰ

Scanned with CamScanner

علیہ الصلاۃ والسلام کا اوس کے تعاقب میں جانا باب لد کے پاس اوسے قتل فرمانا اوس کا خون ناپاک اپنے نیزۂ پاک پر دکھانا کیا تمپر یہ صفات صادق ہیں کیا تمسے یہ وقائع واقع ہوئے لا واللہ صریح جھوٹے ہو آگے سنیے **واقعات عہد مبارک** سید موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل فرمانا جزیہ اوٹھا دینا کافر سے **اما الا سلام واما السیف** پر عمل فرمانا یعنی اسلام لا ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا پیڑوں پتھروںکا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سو ادین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام کرنا قبر انور سے جواب آنا اور اون کے زمانے میں ہر طرحکا امن چین ہونا لالچ حسد بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا۔ بھیڑیے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لیکر بچوں کا کھیلنا کسیکا کسیکو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی برکتیں اونڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اوگل دینا پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا اوتنے اوتنے بڑے اناروںکا پیدا ہونا چھلکے کے سایے میں ایک جماعت کا آجانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسیکا محتاج نہونا دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نکرے وغیرہ وغیرہ کیا یہ تمھارے اس زمانہ پر شور وشین کے حالات ہیں کلّا واللہ صریح جھوٹے ہو اسی طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج ماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجلہ وفرات وغیرہما دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو

کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یاجوج و ماجوج کا دنیا خالی دیکھکر آسمان پر تیر پھینکنا
کہ زمین تو ہمنے خالی کرلی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کا اون خبیثوں کے
استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا اونکا دیکھکر خوش
ہونا کودنا پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا سے اون اشقیا پر بلائے نغف کا آنا سب
کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہجانا ردی زمین کا اونکی عفونت سے خراب ہونا
دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر اونکی لاشیں اوڑا کر سمندر میں پھینک
دینا عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال
زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرما کر وفات پانا حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا جب تم اپنی عمر جو لکھا
کر آئے ہو پوری کرلو تو انشاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ
حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تمھیں تو گلا دبا کر تمھارے مقر اصلی کو
پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تمپر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و
مراد احادیث ہو سکتے ہو اگر کہیے ہم حدیثونکو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا
کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر یہ تو فرمایئے کہ پھر
آپ مسیح موعود کس بنا پر بنتے ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریحہ قطعیۃ
الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود
موعود کہاں سے گا رہے ہو انھیں حدیثوں سے جب حدیثیں نمانوگے موعودی کا
پھندنا کس گھر سے لاؤ گے ع شرم بادت از خدا و از رسول۔ مگر بحمد اللہ
مسلمان کبھی ایسی زٹلیات پر کان نرکھینگے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ وہ

Scanned with CamScanner

ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور اون کے منکر مخالف کو سچا حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود اونھیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمہارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ **جواب سوال اخیر** اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مهدی واعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اوس کے جواب لیجیے **قولہ** حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ہے اور بہت تفصیل سے **قولہ** ہے تو اوس کی آیت **اقول** ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔ سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ

جواب دوم دیکھو مقدمہ اولیٰ **جواب سوم** قادیانی کا نکلنا اوس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوس کی آیت اور نہیں تو وجہ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲؍ رمضان مبارک روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** نام ہوا و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ و صحبہ اجمعین

Scanned with CamScanner

و اٰخرد عوٰنا ان الحمدللّٰہ رب العٰلمین واللّٰہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

محمد المعروف بحامدرضا البریلوی

کتبــہ

عفی عنہ بمحمدالمصطفے النبی الامی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور اون کے منکر مخالف کو سچا حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود اونھیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمھارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ **جواب سوال اخیر** اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی وا عور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اوس کے جواب لیجیے **قولہ** حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ہے اور بہت تفصیل سے **قولہ** ہے تو اوس کی آیت **اقول** ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔ سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ

جواب دوم دیکھو مقدمۂ اولیٰ **جواب سوم** قادیانی کا نکلنا اوس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوس کی آیت اور نہیں تو وجہ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ر رمضان مبارک روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** نام ہوا و

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ و صحبہ اجمعین

Scanned with CamScanner

و اٰخرد عوٰنا ان الحمدللّٰہ رب العٰلمین واللّٰہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

محمد المعروف بحامدرضا البریلوی

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

عفی عنہ بمحمدالمصطفےٰ النبی الامی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

اعلان

خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ **صوفی عبد الصمد قادری** صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی مرتبہ کتابوں ورسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں ۔

محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

سیویڈیہ، آزاد نگر، بکارو اسٹیل سیٹی، جھارکھنڈ

Mobile:+916204351217
9764135477, 8292960660

Scanned with CamScanner